سوال

رشتہ کرتے وقت سخت شرطیں لگانا

جواب

سوال : السلام علیکم کیا رشتہ کرتے وقت اس قسم کی شرطیں رکھنا کہ طلاق دو گے تو پانچ لاکھ دوسری شادی کرو گے تو پانچ لاکھ۔ لڑکی کو ناراض کر کے گھر بھیجو گے تو پانچ ہزار روپے مہینہ ادا کرنا کرو گے۔ صحیح ہے یا نہیں؟ اب ایک شخص شادی کرنا چاہے اور وہ اس قسم کی شرطوں کا سام

جواب : اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شرطیں سب زیادہ پوری کی جانے کی مستحق ہیں وہ، وہ شرطیں جو تم کسی عورت سے نکاح کرتے وقت لگاتے ہو۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں :

لماروى البخاري (2721) ومسلم (1418) أن رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال : (أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ) .

اس کے علاوہ ایک اور روایت کے الفاظ ہیں :

ولقولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ، إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا، أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا) رواه الترمذي (1352) وأبو داود (3594) وصححه الألباني في صحيح الترمذي.

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مسلمانوں کو اپنی شرطیں پوری کرنی چاہئیں الا یہ کہ کوئی ایسی شرط ہو جو حرام کو حلال یا حلال کو حرام بنا دے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک عورت نے ایک شخص سے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گا تو اس شخص نے یہ نکاح کر لیا، اب جب اس شخص نے دوسرا نکاح کرنا چاہا تو حضرت عمر رضی اللہ نے عورت کے حق میں فیصلہ فرمایا اور کہا کہ اس شرط کے قبول کرنے سے مرد نے اپنا حق ختم کر دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے یہ عربی فتوی ملاحظہ فرمائیں :

السؤال : تساؤلاتي هي : 1- هل نعلم أنه في عهد النبي صلى الله عليه وسلم كانوا يشترطون على الروج حين عقد الزواج بأن لا يتزوج بامرأة أخرى؟ أولا يعد بذا تحريماً لما أحله الله؟ 2- لو أن زوجاً وعد زوجته بأن لا يتزوج عليها فهل له أن يلتزم بما وعد؟ أم أن له الحق في الزواج بأخرى؟ علماً أن بذا الوعد قطع بعد الزواج بسنوات، أي أنه لم يكن منصوصاً عليه في عقد الزواج. 3- إذا كانت إجابة السؤال الثاني "نعم" فهل يعتبر بذا الوعد واجب الوفاء به، حتى ولو كان مقطوعاً به تحت الضغط؟ 4- ولو أن الزوج إذا لم يف بوعده للزوجة الأولى وقضى للزواج بالثانية؟

الجواب :

الحمد لله

أولا :

إذا اشترطت المرأة على زوجها ألا يتزوج عليها، فهذا شرط صحيح يلزم الوفاء به، فإن تزوج عليها كان لها حق الفسخ.

لماروى البخاري (2721) ومسلم (1418) أن رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال : (أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ) .

ولقولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ، إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا، أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا) رواه الترمذي (1352) وأبو داود (3594) وصححه الألباني في صحيح الترمذي.

وبذا الشرط لا يحرم حلالا، وإنما يقيد سلطة الرجل، ويجعل للزوجة الحق في الفسخ.

وقد وقع في زمن الصحابة رضي الله عنهم اشتراط مثل ذلك.

قال شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله : "ولأن رجلا زوج امرأة بشرط أن لا يتزوج عليها وفرض ذلك إلى عمر وفقال : مقاطع الحقوق عند الشروط" انتهى من "الفتاوى الكبرى" (3/124) .

وقال ابن قدامہ رحمہ اللہ: "وجملتہ ان الشروط فی النکاح تنقسم اقساما ثلاثۃ، احدہا: ما یلزم الوفاء بہ، وہو ما یعود الیہا نفعہ وفائدتہ، مثل ان یشترط لہا ان لا یخرجہا من دارہا او بلدہا او لا یسافر بہا، او لا یتزوج علیہا، ولا یتسری علیہا، فہذا یلزمہ الوفاء لہا بہ، فان لم یفعل فلہا فسخ النکاح. یروی ہذا عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وسعد بن ابی وقاص، ومعاویۃ وعمرو بن العاص رضی اللہ عنہم وبہ قال شریح، وعمر بن عبد العزیز، وجابر بن زید، وطاوس، والاوزاعی، واسحاق. وابطل ہذہ الشروط الزہری، وقتادۃ وہشام بن عروۃ ومالک، واللیث، والثوری، والشافعی، وابن المنذر، واصحاب الرای" انتہی من "المغنی" (483/9).

وسئل شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ عن رجل تزوج بامراۃ وشرطت علیہ ان لا یتزوج علیہا ولا یتقلہا من مسکنہا، وان تکون عند اہلہا، فدخل علی ذلک، فہل یلزمہ الوفاء واذا خالف ہذہ الشروط، فہل للزوجۃ الفسخ ام لا؟

فاجاب: "نعم، تصح ہذہ الشروط وفی معناہا فی مذہب الامام احمد وغیرہ من الصحابۃ والتابعین؛ کعمر بن الخطاب، وعمرو بن العاص، وشریح القاضی، والاوزاعی، واسحاق. ومذہب مالک اذا شرط لہا اذا تزوج علیہا او تسری ان یکون امرہا بیدہا، او رایہا ونحو ذلک صح ہذا الشرط ایضا، ولہا فرقتہ بہ، وہو فی المعنی نحو مذہب احمد، وذلک لما خرجاہ فی الصحیحین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال: (ان احق الشروط ان توفوا بہ ما استحللتم بہ الفروج). وقال عمر بن الخطاب: (مقاطع الحقوق عند الشروط)، فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تستحل بہ الفروج التی ہی من الشروط احق بالوفاء من غیرہا" انتہی من "الفتاوی الکبری" (90/3).

ثانیا:

اما تعتبر ہذہ الشروط اذا تم الاتفاق علیہا عند عقد النکاح، واما اذا وقعت بعد العقد، کانت وعدا، لا یعطی الزوجۃ حق الفسخ، لکن یجب علی الزوج ان یفی لموعدہ؛ لعموم الادلۃ الآمرۃ بالوفاء بالوعد، کقولہ تعالی: (وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا) الإسراء/34، وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم: (اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنۃ: اصدقوا اذا حدثتم، واوفوا اذا وعدتم، وادوا اذا اؤتمنتم، واحفظوا فروجکم، وغضوا ابصارکم، وکفوا ایدیکم) رواہ احمد (22251) وحسنہ الالبانی فی صحیح الجامع برقم (1018)، ولان اخلاف الوعد من صفات المنافقین.

وینظر جواب السؤال رقم (30861)

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

پس شادی کے موقع پر لڑکی والوں کو ایسی شرائط عائد کرنے کی اجازت ہے جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کرنے والی نہ ہوں اور نکاح کی صورت میں ان شرائط کو پورا کرنا بھی لڑکے کے لیے لازم ہے۔